مرتب محمد اقبال قریشی فقیر والی

# سید حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ مہاجر مکیؒ

## مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ارشادات کی روشنی میں

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ کی ذات والاصفات تمام اکابر دیوبند کیلئے سرچشمہ فیض مورث اعلیٰ اور پورے مکتب فکر کیلئے سید الطائفہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسمؒ فقیہ وقت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور آخری دور میں جنیدؒ وقت نابغہ عصر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی جیسے یکتائے روزگار اکابر نے حضرت حاجی صاحب مرحوم سے اصلاح نفس اور مدارج قرب طے کرنے میں رہنمائی حاصل کی ایسے عارف کامل اور دانائے راز بزرگ کے علوم و معارف اس دور کے علمی و دینی حلقوں کیلئے بلاشبہ اکسیر ہدایت ہیں، حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے اپنے مواعظ اور تصانیف میں جگہ جگہ اپنے مرشد روحانی حضرت حاجی صاحب مرحوم، حضرت مولانا نانوتوی اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب مرحوم کے ارشادات اور ملفوظات بیان فرمائے ہیں۔ محترم مضمون نگار نے معارف تھانویؒ کے بحر بیکراں سے ان موتیوں کو سمیٹ کر ملتی کے ذریعہ عام کرنا چاہا ہے۔ اس قسط میں حضرت مولانا تھانویؒ کی زبانی حضرت حاجی صاحب کی پرعظمت شخصیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آئندہ حضرت تھانویؒ کی روایت سے حضرت حاجی صاحب مرحوم کے ملفوظات پیش کئے جائیں گے، حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب اور حضرت نانوتویؒ کے علوم و فرمودات کو بھی اگلی فرصتوں میں پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

"سمیع الحق"

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ اگرچہ اصطلاحی عالم نہ تھے۔ لیکن حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ، فقیہ ملت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، رئیس الاحرار شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ جیسے اکابر اور بحر ذخار علماء کے پیر و مرشد اور ہادی تھے۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے غالباً اسی لئے فرمایا ہے ؎

علم کی حد سے پرے بندۂ مومن کیلئے لذت شوق بھی ہے نعمت دیدار بھی ہے

کسی نے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ سے پوچھا کہ کیا حضرت حاجی صاحبؒ مولوی تھے، آپ نے جواباً فرمایا کہ مولوی گر (یعنی مولوی بنانے والے) تھے[1] مرشدنا حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے تھے کہ حضرت حاجی صاحبؒ نے تو صرف کافیہ تک پڑھا تھا۔ اور ہم نے اتنا پڑھا ہے کہ ایک کافیہ اور کھو دیں، مگر حضرت کے علوم ایسے تھے کہ آپ کے سامنے علماء کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ ہاں اصطلاحات ضرور نہیں بولتے تھے[2] اسی لئے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں علم کی وجہ سے حضرت حاجی صاحب مرحوم کا معتقد ہوا ہوں۔ لوگوں نے اس کا راز پوچھا تو فرمایا کہ علم اور چیز ہے، اور معلومات اور چیز ہیں۔ اور یہ فرق بیان فرمایا کہ ایک تو ابصار ہے اور ایک مبصرات[3] ہیں، ان دونوں میں فرق ہے، جیسے ایک شخص نے سیاحت تو بہت کی ہے مگر اسکی نگاہ کمزور ہے اور ایک شخص نے سیاحت تو کم کی ہے مگر نگاہ بہت تیز ہے۔ تو جس کی نگاہ کمزور ہے اور سیاحت بہت کی ہے، اسکی مبصرات تو زیادہ ہیں مگر کسی مبصر کی پوری حقیقت سے آگاہ نہیں کیونکہ اس نے کسی چیز کو اچھی طرح دیکھا ہی نہیں بلکہ ہر چیز کو یونہی سرسری طور پر دیکھا ہے اور جسکی نگاہ تیز ہے اور سیاحت زیادہ نہیں، اس کے مبصرات گو کم ہیں مگر جس چیز کو بھی دیکھتا ہے اسکی پوری حقیقت سے مطلع ہو جاتا ہے۔ بس یہی فرق ہے ہمارے میں اور حضرت حاجی صاحبؒ میں کہ ہماری معلومات تو زیادہ ہیں، مگر بصیرت قلب زیادہ نہیں، اور حاجی صاحبؒ کے گو معلومات قلیل ہیں مگر بصیرت قلب بہت زیادہ ہے۔ اسی لئے ان کے جتنے علوم ہیں سب صحیح ہیں وہ ہر علوم کی حقیقت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور ہم حقیقت تک نہیں پہنچے ـــــ!

---

[1] ارواح ثلثہ ص۲۱۱ [2] ایضاً ص۲۲۰ [3] دکھانے والی چیزیں۔

حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ نے سچ کہا ہے۔

درکنز و ہدایہ نتواں یافت خدارا آئینہ دل بین کہ کتابے بہ ازیں نیست

حضرت حاجی صاحبؒ نہایت شفقت اور محبت سے طالبین کی تربیت فرماتے تھے۔ آپ کے یہاں ظاہری محاسبہ نہ تھا، اور نہ کبھی سختی یا ڈانٹ ڈپٹ فرماتے تھے، مگر برکت ایسی تھی کہ از خود اصلاح ہو جاتی تھی۔ حضرت حکیم الامتؒ فرماتے تھے کہ اپنے مریدوں اور معتقدوں سے اتنی شفقت کرنے والا شیخ میں نے نہیں دیکھا اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

ہم نے الفت کی نگاہیں دیکھیں جانیں کیا چشم غضبناک کو ہم[1]

اسی لئے آپ کی وفات کے بعد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ بار بار فرماتے تھے۔ کہ ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین[2]

حضرت تھانویؒ حضرت حاجی صاحبؒ کے سلسلہ میں فرمایا کرتے تھے کہ جو بلا واسطہ حضرۃ سے بیعت ہوا اس کا بفضلہ تعالیٰ خاتمہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض متوسلین گو مرید ہونے کے بعد بھی دنیادار ہی رہے لیکن ان کا خاتمہ بفضلہ تعالیٰ اولیاء اللہ کا سا ہوا[3]

حضرت مولانا امیر شاہ خان صاحب مرحوم جو کسی کے معتقد نہ ہوتے تھے۔ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کو اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے نزدیک حضرت حاجی صاحبؒ علیٔ وقت تھے اور حق ان کا تابع، اس لئے مجھے کبھی ان کے فعل پر اعتراض نہیں ہوا، نماز ان کی ایسی تھی کہ میں نے کسی کی نہ دیکھی، صفائی ان کے یہاں ایسی ہی تھی، تصنع کا نام نہ تھا[4]

حضرت حکیم الامت تھانویؒ حضرت حاجی صاحب کو امام وقت اور صدیق اعظم کہا کرتے تھے[5] حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے بھی شجرۂ عالیہ چشتیہ امدادیہ میں آپ کے متعلق فرمایا ہے — "ولی خاص صدیق معظم" —

قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے پاس جب حضرت حکیم الامت تھانویؒ تشریف لے جاتے تو حضرت گنگوہیؒ فرمایا کرتے کہ جب تم آتے ہو تو قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب میں پہنچتا تھا تو حضرت حاجی صاحب رح کا ذکر بکثرت ہوتا، کیونکہ مولانا جانتے تھے کہ اس نے حضرت حاجی صاحبؒ کی زیارت کی ہے اور یہ حضرت کے حالات سن کر مسرور

---

[1] الاتفاق ص۳۱ [2] اشرف السوانح ج ۲ ص۱۹۲ [3] الضاً ج ۲ ص۱۷۳ [4] ارواح ثلثہ ص۲۷
[5] سلوۃ الحزین ص۱۹

ہوگا۔ مجھے حیرت ہے کہ اتنا بڑا شخص (حضرت گنگوہیؒ) جو خود امام وقت ہو اتنے تھوڑے سے پڑھے بزرگ یعنی قطب عالم حضرت حاجی صاحب کا ایسا معتقد ہو جائے۔[۱] نیز فرمایا کہ امام وقت تھے مگر ان کی زبان سے کبھی اعتراض نہیں نکلا۔ اعتراض تو کیا مولانا تو بالکل آپ کے عاشق تھے۔[۲]

حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے مرض الوفات میں ۲۰ر جمادی الاول ۱۳۶۲ھ کو فرمایا کہ ہمارے حضرت حاجی صاحبؒ حجۃ اللہ فی الارض اور ظل اللہ فی الارض تھے۔ مگر میں کہتا ہوں چاہے کوئی دعویٰ سمجھے کہ اسکو سمجھا سب نے نہیں، ہاں جن لوگوں کو انہوں نے سمجھنا چاہا۔ اللہ نے انکی مراد پوری فرمادی (اشرف الملفوظات فی مرض الوفات وخاتمۃ السوانح صہ ۲۲) حضرت حاجی صاحبؒ کو حضرت تھانویؒ سے بے حد محبت تھی۔ ۱۹ برس کی عمر میں بیعت فرمایا، اور فرمایا کہ چھ ماہ میرے پاس رہ جاؤ لیکن آپ کے والد صاحب نے مفارقت گوارہ نہ کی۔ اس لئے حضرت حاجی صاحبؒ نے واپسی کی اجازت فرمادی۔ اس کے بعد ۱۳۱۰ھ میں آپ دوبارہ اپنے شیخ کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت بہت مسرور ہوئے۔ آپکو حضرت حکیم الامتؒ کا اتنا خیال تھا کہ دوران قیام مکہ حضرت حکیم الامت کو اپنے عیال کے لئے جو جدہ میں پہنچے تھے تبدیل مطوف کی ضرورت ہوئی کیونکہ ناواقفی سے ایک اجنبی کو مطوف مقرر کر لیا تھا، اس لئے حضرت حکیم الامت کو شیخ المطوفین کے پاس جانا پڑا جو بہت بد دماغ مشہور تھا۔ واپسی پر حضرت حاجی صاحب نے سوال کیا کہ وہ کس طرح پیش آیا تو حضرت حکیم الامتؒ نے عرض کیا کہ حضرت کی دعا اور توجہ کی برکت سے بہت اخلاق سے پیش آیا۔ یہ سن کر حضرت حاجی صاحب بہت مسرور ہوئے۔[۳]

نہایت شفقت کی بناء پر حضرت حاجی صاحبؒ نے دور کا رشتہ بھی تلایا اور اپنا پوتا فرمایا کرتے۔ لیکن چونکہ روحانی رشتے کے مقابلہ میں نسبی رشتے کی کوئی حقیقت نہیں، اس لئے حضرت حکیم الامتؒ کو نہ اس سے دلچسپی ہوئی اور نہ تفصیل یاد رہی۔[۴]

ایک دفعہ فرمایا کہ اگر اب میں تھانہ بھون جاؤں تو کہاں ٹھہروں، پھر خود ہی فرمایا کہ اشرف علیؒ کے یہاں ٹھہروں۔[۵] دوران قیام مکہ حضرت بڑی پیرانی صاحبہ مع اپنی خالہ کے مکہ معظمہ پہنچ گئیں تو خالہ صاحبہ نے حضرت حکیم الامتؒ کی اولاد کے لئے حضرت حاجی صاحبؒ سے دعا کی درخواست کی۔ حضرت نے باہر آکر حضرت حکیم الامتؒ سے فرمایا کہ تمہاری خالہ مجھ سے دعا کیلئے کہتی ہیں سو

---

[۱] ارواح ثلثہ صہ ۲۴۸ [۲] ایضاً صہ ۲۵۱ [۳] اشرف السوانح ج ۱ صہ ۳۰۳ [۴] ایضاً صہ ۳۰۶

[۵] اوج قنوج صہ ۳۵۔

دعا تو میں نے کر دی ہے، لیکن بھائی میرا تو جی یہی چاہتا ہے کہ جیسا میں ہوں ویسے ہی تم رہو، پھر دیر تک اس زمانہ میں اولاد کی خرابیاں بیان فرماتے رہے۔ حضرت حکیم الامتؒ نے عرض کیا جو حالت حضرت کو پسند ہے وہی حالت میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں، بس کہ حضرت مسرور ہوئے کہ صحیح جانشین مل گیا۔[۱]

حضرت حاجی صاحبؒ حضرت حکیم الامتؒ سے فرمایا کرتے تھے تم پورے پورے میرے طریق پر ہو جب کوئی تحریر یا تقریر دیکھنے یا سننے کا اتفاق ہوتا تو خوش ہو کر فرمانے لگتے جزاکم اللہ تم نے تو بس میرے سینہ کی شرح کر دی[۲]۔ دوران علوم و معارف کوئی کچھ سوال کرتا تو بجائے خود جواب دینے کے حضرت حکیم الامتؒ کی طرف اشارہ فرما دیتے کہ ان سے پوچھ لینا یہ اچھی طرح سمجھ گئے ہیں، حالانکہ حضرت حکیم الامتؒ فرماتے تھے کہ غایت ادب کی وجہ سے حضرت کے سامنے ہمیشہ خاموش رہتا تھا اور بہت کم کبھی ضرورت کے وقت بولنے کا اتفاق ہوتا تھا[۳]۔ حضرت حاجی صاحبؒ کی فرمائش پر حضرت حکیم الامتؒ نے اکسیر فی اثبات التقدیر کا ترجمہ دوران قیام مکہ ہی کیا تھا۔ حضرت حاجی صاحبؒ ہر روز ترجمہ سنتے اور مقدار کی زیادتی پر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے وقت میں برکت رکھی ہے[۴]۔

(باقی آئندہ)

---

[۱] اشرف السوانح ج ۱ ص ۲۰۳ و حیات اشرف ص ۲۲ [۲] اشرف السوانح ج ۱ ص ۱۹۳ [۳] ایضاً ص ۲۹۵
[۴] ایضاً ج ۳ ص ۸۹ [۵] ایضاً ج ۲ ص ۵۳


# تجلیاتِ رحمانی

مشہور دینی شخصیت، بے مثل محدث، خلیفہ اجل حضرت تھانویؒ سابق صدر مظاہر العلوم شیخ الحدیث مولانا عبد الرحمان صاحب کاملپوریؒ کی سوانح حیات شائع ہو گئی ہے

حالات زندگی، علمی اور روحانی کمالات، نمایاں صفات، معرفت و سلوک اور اصول تربیت۔ سینکڑوں صفحات پر پھیلا ہوا ایک دل آویز تذکرہ جو شیخ الحدیث مولانا زکریا، مولانا یوسف بنوری مولانا اسحاق سندیلوی جیسے اکابر کی ہدایت اور رہنمائی میں مرتب ہوا۔ قیمت آٹھ روپے۔

ناشر قاری سعید الرحمٰن جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی صدر